36863 ـ مدينہ منورہ كے زائرين كے ليے اسلامى راہنمائي

سوال

ميں كچھ بھائيوں كوجانتا ہوں جواس برس حج كرنے كے بعد مدينہ النبويہ كى زيارت كريں گے اوروہ آپ سے نصيحت اورتوجيہات چاہتے ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

الحمدللہ

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے شہرمدينہ آنے والو، تمہارا آنا مبارك تم بہت اچھى جگہ آئے ہو اوربہت اچھى غنيمت حاصل كررہے ہو ، اورمدينہ طيبہ ميں آپ كا رہنا اچھا رہے ، اوراللہ تعالى تمہارے اعمال صالحہ قبول فرمائے ، اوراللہ تعالى تمہارى اچھى اميديں پورى كرے ، تم دارھجرت اورنبى مصطفى ومختار كے نصرت ومدد والے اورمہاجراورمختارصحابہ كرام كے شہر ميں آئے ہوتمہارا آنا مبارك ہو ۔

مسجدرسول صلى اللہ عليہ وسلم كى مسجد كى زيارت كرنے والے كے ليے يہ چندايك نصيحت وتوجيہات ہيں :

1 ـ طابہ ميں آنے والو ، تم مكہ مكرمہ كے بعد افضل ترين اوراشرف المكان اورٹكڑے ميں ہو ، لھذا اس كے حق كى پہچان كرلو اوراس كى حقيقى قدر بھى كرو ، اوراس كى حرمت وتقديس كا خيال ركھو ، اوراس ميں ادب واحترام اختياركرو ، اوريہ جان لوكہ اللہ سبحانہ وتعالى نے اس ميں بدعت ايجاد كرنے والے كے ليے بہت شديد عذاب كى وعيد سنائي ہے :

ابوھريرہ رضي اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا :

(مدينہ حرم ہے ، لھذا جس نے بھى اس ميں كوئي بدعت ايجاد كى يا پھركسى بدعتى كواپنے ہاں پناہ دى اس پراللہ تعالى اورفرشتوں اورسب لوگوں كى لعنت ہو ، روز قيامت اللہ تعالى اس كا كوئي فرضي اورنفلى عمل قبول نہيں فرمائےگا) صحيح بخارى حديث نمبر (1867) صحيح مسلم حديث نمبر (1370) يہ الفاظ مسلم شريف كے ہيں ۔

لھذا جوبھى مدينہ ميں كوئي گناہ كرتا ہے يا پھركسى گناہ كرنے والے كواپنے ہاں پناہ دے اوراس كى مدد ونصرت كرے تواس نے اپنے آپ كوعذاب مہين اورالہ العالمين كےغضب سے دوچاركيا ۔

اورسب سے بڑی بدعت اورگناہ یہ ہےکہ مدینہ کی صاف شفاف ماحول کوبدعات اورنئے نئے کاموں کے اظہارسے پراگندہ کرنا ، اورخرافات وغلط چیزوں کے ساتھ اس سے لڑنا ، اورمدینہ کی پاک صاف اورمقدس سرزمین کوبدعتی مضامین اورمقالہ جات ، اورشرکیہ کتب نشر کرکے پراگندہ کرنا ، اورمختلف قسم کی منکرات اورحرام اشیاء اورشرعی مخالفتیں پھیلانا ہی سب سے بڑي منکرچیز ہے ، بدعتی اوربدعتی کوپناہ دینے اوراس کی مدد کرنے والاگناہ میں برابر ہیں ان میں کوئي فرق نہیں ۔

2 ۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سنتوں میں سے ایک سنت ہے ، نہ کہ واجبات میں سے ایک واجب ، اوراس کا حج کے ساتھ کوئي تعلق نہیں اورنہ ہی یہ حج کومکمل کرنے والی اشیاء میں شامل ہے ، حج اور زیارت مسجد نبوی ، یا حج اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے مابین تعلق کے سلسلہ میں جتنی بھی احادیث بیان کی جاتی ہیں وہ سب کی ضعیف اورموضوع ہیں ۔

اورجوکوئي بھی مدینہ کی طرف مسجد نبوی کی زیارت اوروہاں نماز پڑھنے کےلیے سفر کا قصد کرتا ہے تواس کا یہ قصد اچھا اورخالص اوراس کی کوشش مشکور ہے ، اورجوکوئي اپنے سفر اورقصد کوصرف قبروں کی زیارت اورقبروں والوں سے استغاثہ اورمدد مانگنا بنائے تواس کا یہ قصد ممنوع ہے اوریہ سفرجائز نہیں اوراس کا یہ فعل بھی برائي میں شامل ہے ۔

ابوھریرہ رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(تین مساجد : مسجد حرام ، اورمیری یہ مسجد ، اورمسجد اقصی کے علاوہ کسی اورجگہ کی زیارت کا قصد کرنا جائز نہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (1189) صحیح مسلم حدیث نمبر (1397) ۔

اورجابررضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(بلاشبہ سب سے بہتر جن کی طرف سواریاں چلائي جاسکتی ہیں وہ میری یہ مسجد اوراللہ کا قدیم گھر بیت اللہ ہے) مسند احمد (3 / 350) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الصحیحۃ (1648) میں اسے صحیح قراردیا ہے

3 ۔ علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز کی ادائیگي کا اجروثواب کئي گنا حاصل ہوتا ہے چاہے نماز فرضي ہویا نفلی ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(میری اس مسجد میں نماز کی ادائیگي مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد میں ہزار نماز کی ادائیگي سےبہتر ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1190) صحیح مسلم حدیث نمبر (1394) ۔

لیکن نفلی نماز مسجد کی بجائےگھرمیں افضل اوربہتر ہے اگرچہ مسجد میں کئي گنازیادہ بھی ہے کیونکہ رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(بلاشبہ آدمی کی سب سےافضل نماز آدمی کی اپنے گھرمیں نماز ہے لیکن فرضی نماز نہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (731) صحیح مسلم حدیث نمبر (781) ۔

4 ۔ اس عظیم الشان مسجد کے زائرمحترم آپ کویہ علم ہونا چاہیے کہ مسجد کے کسی بھی حصہ مثلا ستونوں ، دیواروں ، دراوزوں ، محراب اورمنبر کوچھونے اوربوسہ لے کرتبرک حاصل کرنا جائزنہیں ، اوراسی طرح حجرہ نبویہ کوبھی چھونا اوراس کابوسہ لینا اورطواف کرنا جائزنہیں ، لھذہ جوکوئي بھی یہ کام کرے اس پراس کام سے توبہ کرنی اورآئندہ ایساکام نہ کرنے کا عھدکرنا واجب ہے ۔

5 ۔ مسجد نبوی کی زیارت کرنے والے کےلیے ریاض الجنۃ میں دورکعت یا جتنی وہ چاہے نماز ادا کرنا مشروع ہے کیونکہ یہاں نماز کی ادائیگي کی فضیلت ثابت ہے :

ابوھریرہ رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(میرے گھر اورمنبرکے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ ہے ، اورمیرا منبرمیرے حوض پرواقع ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1196) صحیح مسلم حدیث نمبر (1391) ۔

یزید بن ابی عبید بیان کرتے ہیں کہ میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی کے ساتھ آتا اوروہ مصحف والے ستون کے پاس یعنی روضہ شریف میں آ کرنماز ادا کرتے ، تومیں نے انہیں کہا اے ابومسلم میں دیکھتا ہوں کہ آپ اس ستون کے پاس ضرورنماز ادا کرتے ہیں ! تووہ فرمانے لگے :

میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کودیکھا کہ آپ بھی یہاں خاص کرنماز ادا کیا کرتے تھے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (502) صحیح مسلم حدیث نمبر (509) ۔

لیکن یہ یاد رکھیں کہ ریاض الجنۃ میں نماز ادا کرنے کی حرص کی بنا پرلوگوں کوتکلیف دینا یا پھر کمزوراورضعیف لوگوں کودھکے دینا یا لوگوں کی گردنیں پھلانگنا جائز نہیں ہوجاتا ۔

6 ۔ مدینہ النبویہ کی زیارت کرنے اوروہاں کے رہائشی کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء وپیروی اوراتباع کرتے ہوئے عمرہ کا ثواب حاصل کرنے کے لیے مسجد قباء جاکرنماز ادا کرنی مشروع ہے ۔

سھل بن حنیف رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جوکوئي بھی نکل کراس مسجد (یعنی مسجد قباء) آتا اورنماز ادا کرتا ہے اسے عمرہ کے برابر ثواب حاصل ہوتا ہے

) اسے امام احمد نے مسند احمد (3 / 487) میں اورامام نسائی نے سنن نسائی (699) میں روایت کیا ہے ، اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب (1180 ـ 1181) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اورسنن ابن ماجہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جس نے بھی اپنے گھر سے وضوء کیا اورپھر مسجد قباء آ کرنماز ادا کی اسے عمرہ کے برابر اجروثواب حاصل ہوتا ہے) سنن ابن ماجۃ حدیث نمبر (1412) ۔

اورصحیحین میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہرہفتہ کے دن پیدل یا سوار ہوکر مسجد قباء جایا کرتے اوروہاں دورکعت ادا کیا کرتے تھے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1191) صحیح مسلم حدیث نمبر (1399) ۔

7 ـ اے زائرمکرم ، مدینہ شریف کی ان دو مساجد مسجد نبوی اور مسجد قباء کے علاوہ کسی اورمسجد کی زیارت کرنا مشروع نہیں ہے ، اورنہ ہی زیارت کرنے والے یا کسی اورشخص کےلیے یہ مشروع ہے کہ وہ کسی خاص جگہ جانے کا قصد کرے اوراس میں خیروبھلائي اوروہاں جاکرعبادت کرنے کا مقصد رکھے ، جس کی کتاب وسنت میں کوئي دلیل نہیں ملتی اورنہ ہی صحابہ کرام رضي اللہ تعالی عہنم کے عمل سے ثابت ہو ۔

اورنہ ہی یہ مشروع ہے کہ ایسی جگہیں یا مساجد تلاش کی جائیں جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام نے نمازادا کی ہوتا کہ وہاں نماز ادا کرے یا دعاء وغیرہ کے ساتھ عبادت میں مشغول ہو ، اورایسا کرنے اوروہاں جانے کا حکم بھی نہیں ہے :

معرور بن سوید رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ : ہم عمربن خطاب رضي اللہ تعالی عنہ کے ساتھ نکلے توہمارے راستے میں ایک مسجدآئي تولوگوں نے اس کی جانب جلدی بڑھ کرنماز پڑھنا شروع کردی توعمررضي اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے :

انہیں کیا ہوا ؟ تولوگوں نے جواب دیا اس مسجد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی توعمررضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے :

اے لوگویقینا تم سے پہلے لوگ بھی اس طرح کی اتباع کرتے ہوئے ہلاک ہوئے حتی کہ انہوں نے اسے عبادت گاہ بنالیا، لھذا جسے اس میں نماز پیش آجائے (یعنی فرضي نماز کا وقت ہوجائے)وہ ادا کرے اورجس کے لیے نماز نہ آئے وہ چلتا رہے) ۔ اسے ابن ابی شیبہ نے مصنف ابن ابی شیبہ (7550) میں روایت کیا ہے ۔

اورجب عمربن خطاب رضي اللہ تعالی عنہ کویہ بات پہنچی کہ کچھ لوگ اس درخت کے پاس جاتےہیں جس کے نیچے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت ہوئي تھی توانہوں نے اسے کاٹنے کا حکم دیا تواسے کاٹ دیا گیا ۔ اسے بھی

ابن ابی شیبہ نے مصنف ابن ابی شیبہ میں روایت کیا ہے دیکھیں حدیث نمبر (7545) ۔

8 ۔ مسجدنبوی شریف کے زائرین کرام میں سے صرف مردوں کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اورآپ کے دونوں صحابہ ابوبکراورعمرفاروق رضی اللہ تعالی عنہما قبروں کی زیارت کرنا مشروع ہے تا کہ سلام پڑھیں اوران کےلیے دعا کریں ، لیکن علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق عورتوں کےلیے قبروں کی زیارت کرنا جائزنہیں ہے جس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے :

ابن عباس رضي اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پرلعنت فرمائی ہے ۔

سنن ابوداود حدیث نمبر (3236) سنن ترمذي حدیث نمبر (320) سنن ابن ماجۃ حدیث نمبر (1575) ۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اصلاح المساجد میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

ابوھریرہ رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے قبروں کی زیارت کرنےوالی عورتوں پرلعنت فرمائي ہے ۔

سنن ترمذی حدیث نمبر (1056) امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے ، اورامام احمد رحمہ اللہ تعالی نے مسند احمد (2 / 337) میں اورابن ماجہ نے سنن ابن ماجۃ (1574) میں روایت کیا ہے اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ترمذی (843) اورمشکاۃ المصابیح (1770)میں اسےحسن کہا ہے ۔

اورزیارت کا طریقہ یہ ہے کہ زیارت کرنےوالا شخص قبرشریف کے پاس آئے اورقبرکی جانب رخ کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوسلام کہے : السلام علیک یارسول اللہ ، پھر ان کی دائیں جانب تقریبادوفٹ آگے بڑھ کرابوبکر رضي اللہ تعالی عنہ پربھی سلام کہتے ہوئے اسلام علیک یاابابکر کہے ، اورپھران کی دائیں جانب تقریبا دوفٹ آگے بڑھے اورعمرفاروق رضي اللہ تعالی عنہ پرسلام پڑھے اورالسلام علیک یا عمر کہے ۔

9 ۔ مدینہ شریف کے مرد زائرین کےلیے بقیع قبرستان اورشھدائے احد کی قبروں کی زیارت کرنا بھی مشروع ہے وہ وہاں جاکرانہیں سلام کرے اوران کےلیے دعائے مغفرت کرے ۔

بریدہ رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب وہ لوگ قبرستان جایا کرتےتھے تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں قبرستان جانے کی مندرجہ ذیل دعا سکھایا کرتے تھے کہ وہ وہاں جاکریہ دعا پڑھا کریں :

(السلام علیکم أھل الدیار من المؤمنین والمسلمین ، وإنا إن شاء اللہ بکم لاحقون ، نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ) اے اس گھر والے مومنوں اورمسلمانو! تم پرسلامتی ہو ، اورہم ان شاء اللہ تمہیں ملنےوالے ہیں ، ہم اپنے اورتمہارے لیے عافیت

کا سوال کرتے ہیں ۔ دیکھیں : صحیح مسلم حدیث نمبر (974 ـ 975) ۔

10 ـ قبروں کی زیارت کے بہت ہی دوعظیم مقصدہیں اورانہیں مقاصد کےلیے اسے مشروع کیا گیا ہے :

پہلامقصد : زائر اس سے عبرت اورنصیحت حاصل کرے ۔

دوسرا مقصد : جن قبروالوں کی زیارت کی جارہی ہے ان کے لیے دعائے استغفار اوران کی رحم کی دعا کرنا ۔

قبروں کی زیارت کے جواز میں شرط یہ ہے کہ غلط اورقبیح قسم کی گفتگونہ کی جائے جس میں سب سے شرکیہ یا کفریہ کلمات وگفتگو ہیں :

بریدہ رضي اللہ تعالی اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(میں نے تمہیں قبرستان کی زیارت کرنے سے منع فرمایا تھا ، توجوکوئي بھی قبروں کي زیارت کرنا چاہے وہ زیارت کرلیا کرے لیکن غلط اورقبیح قسم کی گفتگو نہ کیا کرو) سنن نسائي حدیث نمبر (2033) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الصحیحۃ حدیث نمبر (886) میں اسے صحیح قراردیا ہے ۔

اورامام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے (اورغلط وقبیح گفتگونہ کیا کرو) کے الفاظ کے بغیر روایت کیا ہے دیکھیں صحیح مسلم حدیث نمبر (977) ۔

لھذا ان اوراس کے علاوہ دوسری قبروں کا طواف کرنا جائز نہیں اورنہ ہی ان کی جانب منہ کرکے اورنہ ہی قبروں کے مابین نماز ادا کرنا جائز ہے ، اوراسی طرح قبرکے پاس قرآن مجید کی تلاوت یا دعاء وغیرہ جیسی عبادت کرنا بھی جائز نہیں کیونکہ یہ سب کچھ اللہ مالک الملک جوافلاک اورسب املاک کا رب ہے کے ساتھ شرک کے وسائل اورانہیں مساجد کا درجہ دینے میں سے ہے اگرچہ ان پرمسجدنہ بھی تعمیر کی جائے ۔

عائشہ اورعبداللہ بن عباس رضي اللہ تعالی عنہم بیان کرتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوموت نے آگھیرا توآپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرہ انور پرکپڑا ڈالنے لگے اورجب انہیں گھٹن محسوس ہوئي توآپ نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اوراسی حالت میں فرمانے لگے :

(اللہ تعالی یھودیوں اورعیسائیوں پرلعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کومسجدیں بنالیا تھا) وہ اس چیز سے ڈرا رہے تھے جس انہوں نے ارتکاب کیا تھا ۔صحیح بخاری حدیث نمبر (436) صحیح مسلم حدیث نمبر (529) ۔

اورایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(يقينا لوگوں ميں سب سے برے اورشرير وہ لوگ ہيں جنہيں زندگي كى حالت ميں ہى قيامت آدبوچے گى اوروہ لوگ بھى جنہوں نے قبروں كومسجديں بنا ليا) اسے مسند احمد نے روايت كيا ہے ديكھيں مسند احمد (1 / 405) اوربخارى نے اسے تعليقا روايت كيا ہے ديكھيں : صحيح بخارى كتاب الفتن باب ظہورالفتن حديث نمبر (7067) اورصحيح مسلم كتاب الفتن باب قرب الساعۃ حديث نمبر (2949) ليكن اس ميں قبروں كومسجديں بنانے كا ذكر نہيں ہے -

ابومرثد غنوى رضي اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كويہ فرماتے ہوئے سنا :

(قبروں پرنہ بيٹھا كرو اورنہ ہى ان كى جانب رخ كركےنماز ادا كيا كرو) صحيح مسلم حديث نمبر (972) -

اورابوسعيد خدرى رضي اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا :

(قبرستان اوربيت الخلاء كے علاوہ سارى روئے زمين مسجد ہے) مسند احمد (3 / 83) سنن ترمذي حديث نمبر (317) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے ارواء الغليل (1 / 320) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے -

اورانس رضي اللہ تعالى عنہ كى حديث ميں ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے قبروں كے مابين نماز ادا كرنے سے منع فرمايا ہے - ديكھيں : ابن حبان حديث نمبر (1698) ہيتمى رحمہ اللہ نے مجمع الزوائد (2 / 27) ميں كہا ہے كہ اس رجال صحيح كے رجال ہيں -

اورقبروں پرسجدہ كرنا جائزنہيں بلكہ يہ كام توجاہليت كى بت پرستى ، اورفكرى شذوذ ، كم عقلى ميں شامل ہوتا ہے ، اسى طرح ان قبروں كى زيارت كرنے والے اوركسى دوسرے شخص كےليے يہ بھى جائز نہيں كہ وہ ان كے ساتھ اپنے جسم كا كوئي حصہ يا كپڑے وغيرہ لگا كريا اسے چوم كراوراسے ہاتھ پھيركر تبرك حاصل كرے ، ياپھر قبركى مٹى پرلوٹ پوٹ ہوكرشفايابى چاہتا ہو يا وہاں سے كچھ حاصل كركے اس سے غسل كرے يہ سب كچھ ناجائز ہے -

اسى طرح قبروں كى زيارت كرنے والے يا كسى دوسرے شخص كے ليے يہ بھى جائزنہيں كہ اس قبر كى مٹى ميں وہ اپنے بال يا بدن كى كوئي چيزيا پھر كپڑا وغيرہ دفن كرے يا پھر وہاں اپنى تصوير وغيرہ ركھ تبرك حاصل كرے ، اوراسى طرح وہاں پيسے يا كھانے كى كوئي چيز مثلا دانے وغيرہ بھى پھينكنا صحيح نہيں ہے ، لھذا جوشخص بھى ان افعال ميں كوئي بھى فعل كرے اس پرايسے عمل سے توبہ واستغفار كرنى اورآئندہ ايسا كام نہ كرنے كا عہد كرنا واجب ہے -

اوراسى طرح قبركوخوشبولگانا بھى ناجائزہے ، اوراللہ تعالى كوقبروں والوں كى قسم دينا ، اوراللہ سبحانہ وتعالى سے ان قبروں والوں كے واسطہ اوران كے شرف ومرتبہ كے ذريعہ سوال كرنا جائز نہيں ، بلكہ يہ توحرام توسل وسيلہ اورشركيہ وسائل ميں شامل ہوتا ہے -

اسی طرح قبروں کواونچا اورپختہ بنانا اوران پرعمارت تعمیر کرنا بھی جائز نہیں ، کیونکہ یہ قبروں کی تعظیم اوراس کی وجہ سے فتنہ وفساد میں پڑنے کا وسیلہ ہے ، اوراسی طرح اگرکسی شخص کے بارہ میں یہ معلوم ہوجائے کہ وہ یہ مخالفات کا ارتکاب کرے گا تواس شخص کوان مخالفات میں استعمال ہونے والی اشیاء مثلا کھانا ، خوشبووغیرہ کی فروخت ناجائز ہے ۔

اسی طرح فوت شدگان سے استغاثہ ومدد یا ان سے استعانت وتعاون مانگنا یا فقروفاقہ اورشدیدتکلیف اورمصائب میں ان سے سوال کرنا ، اوران سے نفع وحاجات طلب کرنا یہ سب کچھ شرک اکبر مخرج عن الملۃ ہے جودائرہ اسلام سے خارج کرکے بت پرستوں میں شامل کردیتا ہے ، کیونکہ مصیبتوں سے نجات دلانے والا ، غموں کودورکرنےوالا اورفکروں سے نجات دینے والا توصرف اورصرف اللہ وحدہ لاشریک ہے :

اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

یہی ہے اللہ جوتم سب کا پروردگار ہے اسی کی سلطنت وبادشاھی ہے ، جنہیں تم اللہ سبحانہ وتعالی کے علاوہ پکاررہے ہو وہ توکھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں ، اگر تم انہیں پکارو تووہ تمہاری پکارسنتے ہی نہیں ، اوراگر (بالفرض) سن بھی لیں توفریاد رسی نہیں کرسکتے ، بلکہ روز قیامت تووہ تمہارےاس شرک کا صاف انکارکرجائیں گے ، اورآپ کوکوئي بھی حق تعالی جیسا خبردارخبریں نہیں دے گا فاطر (13 ـ 14) ۔

اوراللہ جل جلالہ ایک دوسرے مقام پرکچھ اس طرح ارشاد فرماتے ہیں :

کہہ دیجئے کہ اللہ تعالی کے سوا جنہیں تم معبود سمجھ رہے ہو انہیں پکارو لیکن نہ تووہ تم سے کسی تکلیف کودور کرسکتے ہیں ، اورنہ ہی بدل سکتے ہیں ، جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں خود وہ اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہوجائے وہ خود اس کی رحمت کی امید رکھتے اوراس کے عذاب سے خوفزدہ رہتے ہیں (بات بھی یہی ہے) کہ تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی ہی چیز ہے الاسراء (56 ـ 57) ۔ .